آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے	لو تمہیں طورِ تسلّی کا بتایا ہم نے

ریویو آف ریلیجنز

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

جلد ۱۷ — نومبر سنہ ۱۹۱۸ء — نمبر ۱۱

مطابق صفر المظفر سنہ ۱۳۳۷ھ

چندہ سالانہ

[illegible]

فہرست مضامین

حضرت مسیح موعود کے سات نشان — ۳۹۵-۴۱۰

ایک عظیم الشان جلالی نشان — ۴۱۱-۴۳۰
حضرت میر حامد شاہ صاحب نائب ناظر جج
مرحوم و مغفور

حضرت خلیفۃ المسیح اول شاہی حکیم مولوی نورالدین صاحبؓ کی مجرب ادویات

سرمہ لاثانی کمزوری آنکھ۔ دھند۔ جالا۔ سرخی چشم۔ ضعف بصارت۔ آنسوؤں کا جاری رہنا ان امراض کا لاثانی سرمہ قیمت ۶ ماشہ عہ

سرمہ برقی۔ کمزوری آنکھ۔ خارش۔ آنکھوں سے پانی کا آنا۔ دھند قیمت ۶ ماشہ عہ

حب اکسیر جنین۔ اٹھرا کی بیماری کا مجرب المجرب علاج اٹھرا یعنی حمل کا گر جانا یا بچہ کا مردہ پیدا ہونا۔ قیمت فی تولہ عہ

مومیائی۔ بدن کی طاقت کے لئے اکسیر تمام قوتوں کا مجموعہ کیسی ہی کمزوری ہو استعمال سے رفع ہو جاتی ہے۔ قیمت تولہ عہ

معجون مسکی۔ بدن کی زردی۔ کمی خون۔ دلکا دھڑکنا۔ معدہ کی کمزوری سانس کا پھولنا ان بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ ۴ تولہ عہ

حب اصفر۔ مرطوب کھانسی کی ضامن۔ نزلہ۔ زکام۔ بلغمی تپ اسکے استعمال سے کافور ہو جاتا ہے فی درجن ۶

حب سعال۔ وہ کھانسی خشک جو آرام کا بالکل معدوم کردے اور کھانستے کھانستے سینہ درد کرے چند گولیوں کے کھانے سے آرام ہو جاتا ہے ۴ درجن عہ

حب جانا۔ تمام بدن کی کھوئی ہوئی طاقت کا واپس لانا انکا فرض عین ہے کمی خون کو چند یوم میں پورا کر دینا انکا منصب ہے تمام پٹھوں کی کمزوری کیلئے انکے اندر برقی تاثیر ہے۔ دماغ کی قوت میں بے مثل ہیں نسیان کو دور کرنا انکے ہاتھ کا کھیل ہے منگواؤ اور فائدہ اٹھاؤ

۲۰ گولیاں عہ

تریاق معدی۔ درد شکم۔ قراقر۔ بدہضمی۔ متلی۔ قے۔ نفخ۔ کمزوری معدہ۔ غذا کا ہضم نہ ہونا۔ ترش ڈکاروں کا آنا ان امراض کے لئے تحفہ کاغانی ہے۔ فی شیشی ۱۲ر

مرہم۔ پرانے اور سڑے اور گندے سے گندے زخم چند یوم کے استعمال سے اچھے ہو جاتے ہیں ڈبیہ ۱۲ر

ملنے کا پتہ۔ نظام جان عبدالرحمن کاغانی۔ قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مسیح موعودؑ کے سات نشان

(از قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

نمبر (۱)

براہین احمدیہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کی سب سے پہلی تصنیف ہے جو سنہ ۸۲-۱۸۸۱ء میں طبع ہوئی ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل الہامات حضورؑ نے شائع کیئے ہیں:-

۱- فَحَانَ اَنْ تُعَانَ وَ تُعْرَفَ بَیْنَ النَّاسِ (ترجمہ) وہ وقت قریب ہے جو مدد کیلئے لوگ طیار کیئے جائینگے اور تجھ کو لوگوں میں مشہور کیا جائیگا۔

۲- اَنْتَ وَجِیْہٌ فِیْ حَضْرَتِیْ اِخْتَرْتُکَ لِنَفْسِیْ وَاِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (ترجمہ) تو میری جناب میں عزت رکھتا ہے میں نے تجھے اپنے لئے چنا۔ میں بہت سے لوگ تیرے تابع اور پیرو کرونگا۔ اور تو ان کا امام کیا جائیگا۔

۳- الا ان نصر اللہ قریب۔ یاتیک من کل فج عمیق۔ یاتون من کل فج عمیق۔ ینصرک اللہ من عندہٖ۔ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ لا مبدل لکلمات اللہ۔ (ترجمہ) سنو اللہ کی نصرت قریب ہے۔ دور دراز اور عمیق راہوں سے تجھے مالی مددیں پہنچیں گی۔ لوگ تیری خدمت میں دور دور کی راہوں سے آئینگے۔ اللہ تجھے نصرت دیگا اپنی جناب سے۔ تیری نصرت کرینگے لوگ جن کی طرف آسمان

سے ہم الہام کرینگے اللہ کے کلموں کو کوئی بدلنے والا نہیں ٭

۴۔ واتل علیھم ما اوحی الیک ربک ولا تصعر لخلق اللّٰہ ولا تسئم من الناس اصحاب الصفۃ وما ادرٰک ما اصحاب الصفہ تری اعینہم تفیض من الدمع یصلون علیک۔ (ترجمہ) پڑھ سنا انہیں جو تیرے ربّ نے تیری طرف وحی کی۔ اللہ کی مخلوق سے بدخلقی نہ کرنا اور ان کی کثرت اور انبوہ اور فوج در فوج آنے سے تھک نہ جانا۔ اصحاب الصفہ ہونگے۔ اور تو کیا جانے کیا چیز ہیں اصحاب الصفہ۔ تو دیکھے گا کہ ان کے آنسو جاری ہونگے۔ اور وہ تجھ پر درود بھیج رہے ہونگے ٭

۵۔ ویقولون ان ھٰذا الا اختلاق قل اللّٰہ ثم ذرھم فی خوضہم یلعبون۔ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدٰی ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ یریدون ان یطفئوا نور اللّٰہ واللّٰہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔ وان لم یعصمک الناس یعصمک اللّٰہ من عندہ۔ (ترجمہ) اور کہینگے کہ یہ تو محض بناوٹ ہے انہیں جواب دے کہ خدا اس کاروبار کا بانی ہے پھر ان کو لہو و لعب میں چھوڑ دے۔ خدا وہ خدا ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا اس دین کو سب دینوں پر غالب کرکے دکھاوے۔ یہ لوگ ارادہ کرینگے کہ جس نور کو خدا دنیا میں پھیلانا چاہتا ہے۔ اسکو بجھا دیں۔ مگر خدا اس نور کو پورا کریگا۔ اگرچہ منکروں کو برا لگے۔ خدا تمہیں ان سے بچائیگا۔ اگرچہ لوگ نہ بچا سکیں ٭

یہ وہ خدا کا کلام ہے۔ جو سنہ ۱۸۸۱و۸۲ء میں شائع ہوا۔ اسمیں مندرجہ ذیل غیب کی خبریں دی گئی ہیں:۔

۱۔ اسوقت تو اکیلا ہے۔ مگر اب وہ وقت قریب آگیا ہے۔ جو تیری مدد کے لئے لوگ تیار ہوں اور تجھے لوگوں میں مشہور کیا جائے تو لوگوں کا امام بنے۔ لوگ دور دور کے علاقوں سے تیرے پاس آئینگے۔ اور عمیق

راہوں سے مالی مددیں تجھے پہنچیں گی۔ ان لوگوں میں سے ایسے صالحین ہونگے جن پر خدا کی طرف سے الہام ہونگے۔ اس وقت تو ہے اور گوشۂ تنہائی ہے مگر وہ وقت قریب ہے کہ اس کثرت سے تجھے ملنے والے آئینگے جو ایک عام خُلق کا انسان بدخلقی پر مجبور ہو جاتا ہے مگر تُو ایسا نہ کیجیو اور نہ بیزار ہونا۔ اصحاب الصفہ تیرے حضور میں ہونگے جن کی آنکھوں سے آنسو بہتے ہوں گے بوجہ اخلاص و جوش محبت۔ تیرے ساتھ محبت کرنیوالوں کا یہ حال ہوگا اور دوسری جانب تیرے مخالفین ہونگے جو کہیں گے یہ دعویٰ ماموریت سب بناوٹ ہے وہ اللہ کے نور کو بجھانا چاہینگے۔ وہ تجھ پر حملہ آور ہونگے اور تیری ہلاکت و تباہی کی تدبیروں میں لگ جائینگے۔ مگر خدا اپنی جناب سے ایسے اسباب پیدا کریگا کہ انکے شر سے تُو محفوظ و مصئون رہیگا وہ تیرے ہلاک کرنے پر قادر نہیں ہو سکینگے بلکہ انّی متوفیك ورافعك الیّ کے مطابق میں طبعی موت سے تجھے وفات دونگا اور میرے حضور تو تقرب خاص حاصل کریگا۔ اور جس مقصد کے لئے تُو مبعوث کیا گیا۔ (لیظہرہ علی الدین کلہ) دین اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دیگا ؛

اب ہم واقعات کو دیکھتے ہیں تو کوئی متدین شخص جو راستی سے پیار کرتا ہے اس سے انکار نہیں کر سکتا کہ یہ پیشگوئی ایسے حالات میں شائع ہوئی کہ جب حضرت مرزا غلام احمد کی کوئی شہرت نہ تھی۔ پھر اس وحی کے بعد لوگوں کا رجوع ہوا۔ اور اسقدر دُور دراز علاقوں سے لوگ ایک گاؤں میں آئے جنہیں کوئی شے از قسم تجارت و عجائبات اپنی طرف کھینچنے والی نہ تھی۔ پھر وہ لوگ تماشہ بین ہی نہ تھے بلکہ جو جو نشانات ان کے وحی الٰہی میں بتائے گئے کہ نوحی الیہم من السماء اور تری اعینہم تفیض من الدمع سب انمیں پائے جاتے ہیں جس کو شک ہو وہ اب بھی قادیان میں آکر دیکھ لے۔ دوسری طرف مخالفین نے اس سلسلہ کو مٹانے کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ نہ صرف کفر کے فتوے دیئے بلکہ بڑی بڑی کتابیں اور لمبے لمبے اشتہار شائع کیے

مقدمات قائم کئے ۔ اپنی پوری پوری طاقت لسانی خرچ کی ۔ مگر کامیابی کا منہ نہ دیکھا ۔ اور ادھر جیسا کہ پہلے سے خدا تعالےٰ نے خبر دی تھی ۔ آپ کامیاب ہوئے خدا نے آپ کو ایک صالحین کی جماعت بخشی ۔ اور جو مقاصد طیّبہ تھے کسی روکنے والے کی روک انہیں نہ روک سکی ۔

اِس میں کچھ شک نہیں کہ بعض ایسے لوگ ہیں ۔ جو ادنیٰ حالت سے اعلیٰ کو پہنچے ۔ اکیلے تھے ۔ اور پھر ان کے ساتھ کئی ہو گئے ۔ انہوں نے اپنی خوشحالی کی پہلے پیشگوئی نہیں کی تھی ۔ پس تاریخ عالم کوئی ایسی نظیر نہیں پیش کر سکتی ۔ کہ ایک شخص صاحب وحی والہام ہونے کا مدعی ہو ۔ اور پھر وہ اپنی آیندہ زندگی کے متعلق اپنی کامیابی اور مخالفین کی ناکامی کی پیشگوئی کرے ۔ اور پھر ایسا ہو بھی جائے ۔ باوجود اسکے کذّاب بھی ہو ۔ ایسا شخص مسلمہ طور پر راست باز مانا جاتا ہے ۔ پس کیا وجہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بارہ میں اسکے خلاف فیصلہ کیا جائے ؟

نمبر (۳)

(ا) فروری ۱۸۹۸ء کا الہام ہے :- الامراض تشاع والنفوس تضاع انّ اللّٰہ لا یغیّر مابقومٍ حتّٰی یغیّروا ما بانفسھم ۔ (الحکم جلد ۵ نمبر ۱ صفحہ ۱۲ کالم ۳)

(ب) ۶ ۔ فروری ۱۸۹۸ء روز یکشنبہ مَیں نے خواب میں دیکھا کہ خدا تعالےٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں مَیں نے بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے ۔ (اشتہار ۶ فروری ۱۸۹۸ء)

پہلی پیشگوئی میں بتایا کہ مختلف امراض پھیل جائینگے اور جانیں بہت ضائع ہونگی اور یہ حالت قائم رہیگی جب تک قوم اپنی حالت نہ بدلیگی ۔ پھر آپ نے اشتہار دیا شائع فرمایا جس میں صریح طور سے بتایا کہ طاعون اس ملک ہندوستان میں پھیلنے والا

ہے۔ چنانچہ اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ طاعون جس کا پہلے نام و نشان نہ تھا، نے
وہ تباہی ڈھائی کہ چوبیس لاکھ انسان اس سے آٹھ سال کے اندر ہلاک ہوئے۔
اور میں کہہ سکتا ہوں کہ ہندوستان میں کوئی بستی ایسی نہیں جس کے رہنے والوں
کو بلاواسطہ یا بالواسطہ اسکی تباہی کا کچھ حصہ نہ پہنچا ہو۔

سنہ ۱۹۰۷ء میں گیارہ لاکھ ۶۶ ہزار دو سو تیئیس۔

سنہ ۱۹۰۸ء میں ایک لاکھ تین ہزار آٹھ سو اٹھاسی۔

سنہ ۱۹۰۹ء میں ایک لاکھ ۴۱ ہزار ۶ سو ۹۵۔

سنہ ۱۹۱۱ء۔ آٹھ لاکھ چھیالیس ہزار ۸ سو ۷۸

سنہ ۱۹۱۲ء۔ تین لاکھ چھ ہزار ۴ سو اڑتالیس

سنہ ۱۹۱۳ء دو لاکھ سترہ ہزار ایک سو ۴۳

جانیں ضائع ہوئیں۔ ایسے خوفناک حالات میں حضور نے مفصلہ ذیل پیشگوئی
شائع کی :-

(۱) انی احافظ کل من فی الدار (الحکم جلد ۶ نمبر ۱۶ صفحہ ۷ کالم ۳)
۲۸- اپریل سنہ ۱۹۰۲ء۔

(ب) انی احافظ کل من فی الدار ولنجعله اٰیة للناس و رحمة
منا وکان امراً مقضیا عندی معالجات۔ میں ہر ایک کی جو
دار میں ہے حفاظت کرونگا اور اسے لوگوں کے لئے آیت بناؤں گا۔
اور ہماری طرف سے رحمت کی جگہ ہوگی اور بات اٹل ہے۔ تمام معالجات
میرے پاس ہیں (البدر جلد ۱ نمبر ۱ صفحہ ۵ کالم ۳ ۱۸۔ اکتوبر شنبہ سنہ ۱۹۰۲ء)

اسی اخبار کے اس الہام کے بعد یہ شائع شدہ ہے کہ "اب اللہ تعالیٰ کچھ کھلا
کھلا دکھانا چاہتا ہے اب گویا بڑا معاملہ ہے ایک قوم تمنا سے ٹیکہ (طاعون)
کراتی ہے دوسری طرف ہم ہیں جو بالکل خدا پر چھوڑتے ہیں"
دیکھنے والوں نے دیکھا اور اب بھی جو چاہے خوب تحقیقات کر سکتا ہے کہ

جیسا کہ اس پیشگوئی میں وعدہ تھا۔ حضور کے دار میں طاعون کا کوئی کیس نہ ہوا۔ حالانکہ نہ صرف مضافات قادیان میں بلکہ خاص قادیان میں اور اس محلہ میں جس میں حضور رہتے تھے بلکہ پڑوس میں سخت مخالفین کے گھر طاعون پڑا۔ مگر آپ کا دار اور اس میں رہنے والے اسی طرح سلامت رہے جس طرح نوح علیہ السلام کی کشتی طوفان میں۔ پھر ممکن تھا کوئی شخص کہہ دے کہ یہ اتفاق ہے اسلئے حضور نے فیصلہ ذیل اعلان فرمایا:۔

انی احافظ کل من فی الدار و احافظک خاصۃ ترجمہ اسکا بموجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اور خاصکر تجھے چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا تعالیٰ کی تمام کتب مقدسہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص انکا ہمرنگ ہے۔ یہ اعتقاد رکھتا ہو۔ کہ یہ انسان کا افترا ہے تو اسے لازم ہے۔ کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں۔ ولعنت اللہ علیٰ من کذّب وحی اللہ۔ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے ولعنت اللہ علیٰ من افتریٰ علی اللہ۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے۔ (بدر ۶۔ جون ۱۹۰۷ء)

نمبر (۳)

(۱) چراغ الدین جمونی نے حضرت اقدسؑ کے مقابلہ میں ایک دعا شائع کی۔ جس کا عکس حقیقۃ الوحی میں موجود ہے آپنے اسکے لئے مندرجہ ذیل الہام شائع کیا:۔

انی اذیب من یریب (ترجمہ) میں فنا کردوں گا۔ میں غارت کردونگا میں غضب نازل کروں گا۔ اگر اس نے شک کیا اور اسپر ایمان نہ لایا اور

رسالت و مامور ہونے کے دعویٰ سے توبہ نہ کی۔ رات کو عین خسوف قمر
کے وقت میں چراغ دین کی نسبت مجھے یہ الہام ہوا (دافع البلاء
صفحہ ۲۳ حاشیہ نمبر ۲) ۲۳۔ اپریل سنہ ۱۹۰۲ء)

سو اس کے بعد ۴۔ اپریل سنہ ۱۹۰۶ء کو وہ مع اپنے دو بیٹوں کے ہلاک ہوا۔

(ب) "الٰہی بخش اکونٹنٹ" بھی مدعی الہام تھا اور کہتا تھا میں موسیٰ ہوں حضرت
اقدسؑ کا مخالف ہو گیا اس کی بابت ۱۱۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۰ء روز پنجشنبہ کو یہ الہام
ہوا۔ بر مقام فلک شدہ یارب گر امیدے دہم مدار عجب بعد" (اربعین)
اسکے بعد ۱۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کو یہ وحی ہوئی "ایک موسیٰ ہے میں اسکو ظاہر
کرونگا اور لوگوں کے سامنے اسکو عزت دونگا۔ (ب) اجرا کا ثیم وادیہ
الجحیم گنہگار کو میں گھسیٹوں گا اور اسے دوزخ دکھاؤنگا بلجت ایاتی
میرے نشان ظاہر ہو گئے۔

اس میں بتایا کہ وہ جو میری طرف سے سچا موسیٰؑ ہے اسکی صداقت کے
ظہور کا وقت آگیا۔ کیونکہ کاذب موسیٰ جہنم یعنی طاعون میں مبتلا ہو گا۔ چنانچہ
وہ ۷۔ اپریل سنہ ۱۹۰۷ء کو طاعون سے مرگیا۔

(ج) قادیان کے آریہ بہت زوروں پر تھے مقابل پر سکول بنایا اخبار نکالا۔
سماج قائم کی۔ آخر آپ نے ایک رسالہ نکالا "قادیان کے آریہ اور ہم" اسکی
ٹائیٹل پیج پر یہ شعر تھا۔ ؎

میرے مالک تو ان کو خود سمجھا ✣ آسماں سے پھر اک نشاں دکھلا

اس کے بعد ایسا ہوا۔ کہ شوخی اور شرارت سے پیش آنیوالے کارکن انکے
طعمۂ طاعون ہوگئے۔

(د) سعد اللہ نو مسلم لدھیانوی حضور کا سخت مخالف گالیوں سے بھری ہوئی
نظمیں شائع کرتا رہتا تھا انوار الاسلام مطبوعہ سنہ ۱۸۹۴ء میں آپ کو اس کے
بارے میں الہام ہوا:۔ ان شانئک ھو الابتر۔ اور

انجام آتھم میں شایع فرمایا۔ فلست بصادق ان لم تمت بالخزی۔* چنانچہ وہ آپ کی زندگی میں جنوری ۱۹۰۷ء میں طاعون اور نمونیا سے ہلاک ہوا۔ اور جیسا کہ خدا نے اطلاع دی تھی۔ وہ ابتر رہا۔ جو بیٹا اس الہام سے پہلے ہو چکا تھا۔ وہ بھی لاولد رہا حتٰی کہ مر گیا۔

(۵) ایک اور شخص مولوی کرم الدین نام آپ کے مقابل پر اُٹھا۔ اور اُسنے کچھ ایسے مقدمات شروع کیے۔ جن کا سلسلہ دو سال تک رہا۔ آپنے مواہب الرحمٰن صفحہ ۱۲۹ پر شائع فرمایا:۔

ورئیت ان اخر امری نجات بفضل رب العالمین ولو بعد حین وبشرت ان البلاء یرد علیٰ عدوی۔ (اور میںنے دیکھا کہ انجام کار بفضل رب العالمین نجات ہوگی۔ گو کچھ مدت کے بعد ہو۔ اور مجھے بشارت دی گئی ہے کہ یہ بلا الٹی میرے دشمن پر پڑے گی۔ جن الفاظ کی نسبت اس نے دعویٰ ہتک عزت کیا تھا۔ آخری فیصلہ میں حاکم نے انہیں برمحل بتایا۔ اور ان مقدمات کے بارہ میں ۲۹۔ جون ۱۹۰۳ء کا یہ الہام حضور نے شائع کیا تھا۔ انّ اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون جسکی تشریح میں البدر جلد ۲ نمبر ۲۴ میں یہ الفاظ ہیں:۔

وہ میرے حال پر یہ کشش غالب ہوئی۔ کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں یا بعض میری جماعت کے لوگوں کی طرف سے کرم الدین پر ہیں۔ ان کا انجام کیا ہوگا۔ سو اس غلبہ کشش کے وقت میری حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل کی گئی۔ اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا اس کے معنی یہ سمجھائے گئے کہ ان دونو فریقوں میں سے خدا اسکے ساتھ ہوگا۔ اور اسکو فتح و نصرت نصیب کریگا جو پرہیزگار ہیں۔ یعنی جھوٹ نہیں بولتے ظلم نہیں کرتے تہمت نہیں لگاتے اور دغا اور فریب اور خیانت سے ناحق خدا کے بندوں کو نہیں ستاتے۔ اور ہر ایک بدی سے بچتے اور راستبازی اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں اور خدا سے ڈر کر اسکے بندوں کے ساتھ ہمدردی اور خیر خواہی اور نیکی کے ساتھ پیش آتے ہیں اور بنی نوع

* ترجمہ۔ اگر تو ذلت کے ساتھ نہ مرے تو میں سچا نہیں *

کے وہ سچے خیر خواہ ہیں ان میں درندگی اور ظلم اور بدی کا جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کے ساتھ وہ نیکی کرنے کے لئے تیار ہیں سو انجام یہ ہے کہ ان کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں جو ان دونو گروہوں میں سے حق پر کون ہے ان کے لئے نہ ایک نشان بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے۔

(البدر جلد ۲ نمبر ۲۴ صفحہ ۱۸۹)

سو ایک مقدمہ کا فیصلہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو سنایا گیا مجسٹریٹ صاحب نے کرم الدین و فقیر محمدؐ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ تمہارا جرم ثابت ہے اور تمہارے عذرات غلط۔ اسلئے کرم الدین پر ۵۰ جرمانہ بصورت عدم ادا جرمانہ دو ماہ قید محض اور فقیر محمدؐ پر چالیس روپے جرمانہ بصورت عدم ادا جرمانہ ڈیڑھ ماہ قید محض (الحکم ۱۰ و ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء) اور اوپر حضرت مرزا صاحب نے جو الفاظ کرم الدین کے لئے فرمائے تھے کذاب۔ لئیم۔ **مہین**۔ ان کی نسبت ۷ ماہ جنوری ۱۹۰۵ء کو مسٹر اے ای ہری صاحب بہادر سشن جج قسمت امرتسر نے جو فیصلہ دیا اسکے بعض الفاظ یہ ہیں:۔

ہمارے خیال میں ہتک آمیز الفاظ کا استعمال۔ یہاں تک درست تھا۔ کہ ہم مستغیث کی مدد نہ کرتے اگر الفاظ مذکور کسی قدر اس سے بڑھ کر بھی ہوتے۔ × × × اسکے جواب میں اس امر کا بالکل مستحق تھا کہ وہ مستغیث پر ایسا اتہام لگاتا جس کو ہم فی الواقع راست قرار دیتے ہیں۔ (دیکھو الحکم ۲۴۔ جنوری ۱۹۰۵ء)

مندرجہ بالا دونو فیصلے پڑھنے سے اظہر من الشمس ہے کہ الہام جو مقدمات کے نتائج کے بارے میں ۱۹۰۳ء میں شائع کیا گیا تھا۔ وہ کس صفائی سے پورا ہوا۔ اور کسطرح پر ساتھ ہی یہ ظاہر ہوگیا کہ فتح پانیوالا فریق ہی خدا کے نزدیک متقی و محسن ہے۔

(۹) اعجاز المسیح۔ حضرت اقدسؑ نے سورۃ الحمد کی تفسیر لکھی۔ اور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی (جنہیں علم و فضل کا بہت بڑا ادعا ہے) کو چیلنج دیا کہ وہ اسکے مقابلہ پر تفسیر لکھے اور ساتھ ہی یہ پیشگوئی شائع کردی:۔

وانی اریت مبشرۃ فی لیلۃ الثلثاء اذ دعوت اللہ ان یجعلہ

معجزة للعلماء ودعوت ان لا يقدر على مثله احد من الادباء
ولا يُعطى لهم قدرة على الانشاء فاجيب دعائي في تلك
الليلة المباركة من حضرة الكبرياء وبشّرني ربّي وقال
منعه مانع من السّماء ففهمت انه يشير الى ان العدا
لا يقدرون عليه ولا يأتون بمثله ولا كصفته وكانت
هٰذه البشارة من الله المنّان في العشر الأخر من رمضان
الذى انزل فيه القرآن (اعجاز المسیح صفحہ ۶۶ ۱۲ جنوری ۱۹۰۱ء
عشرۂ اخر رمضان ۱۳۱۸ھ)

یعنی جب میں نے خدا سے دعا مانگی کہ خدا تعالیٰ اس کتاب کو علماء کے لئے معجزہ کردے۔ اور اسکی مثل لانے پر کوئی ادیب قادر نہ ہو تو وہ دعا قبول ہوگئی اور خدا نے الہاماً بشارت دی منعه مانع من السّماء آسمان سے روکنے والے نے اسے روک دیا۔ پس حضورؑ کو یقین ہوگیا کہ اب کوئی اسکی مثل لانے پر قادر نہ ہوگا:

چنانچہ نہ پیر مہر علی شاہ نہ اور کوئی عالم فاضل ادیب اسکی مثل لانے پر قادر ہوا ہے نہ ہوسکے گا۔ کیونکہ اسکے ٹائیٹل پیج پر یہ پیشگوئی لکھی ہوئی ہے:-

من قام للجواب وتنمّر فسوف يرىٰ انه تندّم وتدمّر

(یعنی جو شوخی سے جواب کے لئے کھڑا ہوا وہ نادم اور ہلاک ہوگا

(ز) ایساہی اعجاز احمدی کی نسبت آپ نے اسکی مثل لانے پر دس ہزار کا انعام شائع کیا۔ مگر کوئی مثل لانے پر قادر نہیں ہوا۔ واقعات یوں ہیں مُدّ (ضلع امرتسر) میں ایک مباحثہ ۲۹ و ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوا۔ دوسری نومبر کو حضورؑ نے وہ واقعات سُنے۔ اور اسکے بعد اعجاز احمدی قریباً سو صفحے کی کتاب لکھی ہے جس میں ایک اُردو مضمون ہے اور قصیدہ عربی۔ ۱۵۔ نومبر کو آپ نے شائع کردیا۔ اور علماء خصوصاً پیر مہر علیشاہ صاحب گولڑوی

اصغر علی صاحب۔ سید علی حائری صاحب) کو اس اعلان کے ساتھ بھیجدی:۔

اگر انہوں نے اس قصیدہ اور اُردو مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا
تو یوں سمجھو کہ میں نیست و نابود ہو گیا اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا اس صورت
میں میری تمام جماعت کو چاہیئے کہ مجھے چھوڑ دیں اور قطع تعلق کر دیں۔

یہ پیشگوئی بھی بڑی وضاحت سے پوری ہوئی۔ نیز وہ پیشگوئی جس میں وعدہ تھا کہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ایسا نشان ظاہر ہوگا۔ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہوگا۔

نمبر (۴)

لارڈ کرزن وائسرائے ہند کے ذریعہ تقسیم بنگالہ کچھ اس طور سے ہوئی کہ اسے بنگالیوں نے اپنی حق تلفی باور کیا۔ اور اس پر بہت شورش پیدا ہوئی مگر باوجود اسکے گورنمنٹ کی طرف سے یہی جواب ملتا رہا کہ یہ تقسیم ایک فیصل شدہ امر ہے اور اس میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہو سکتی حتٰی کہ یہ معاملہ پارلیمنٹ تک پہنچا۔ اور وہاں سے بھی یہی جواب ملا۔ ایسے حالات میں خدا کے مسیحؑ پر یہ وحی نازل ہوئی:۔

پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا
اب ان کی دلجوئی ہوگی (بدر جلد ۲ ع۷ صفحہ ۲)

اس وحی الٰہی نے ایسے مایوس کن حالات میں بنگالیوں کو بشارت دی کہ ان کی دلجوئی ہوگی۔ چنانچہ اس کے ماتحت سب سے پہلے تو یوں ہوا کہ سر بی فلر لفٹنٹ گورنر مستعفی ہوئے۔ جسپر بنگالیوں نے اقرار کیا کہ من وجہ ہماری دلجوئی ہوئی ہے۔ اور ادھر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے ۲۲۔ اگست ۱۹۰۶ء کے اشیو میں لکھا کہ فلر کا جانشین خاص دلجوئی کی پالیسی اختیار کرے گا۔ یہ پیشگوئی کا ادنیٰ ظہور تھا۔ اور وہ وقت آنیوالا تھا۔ کہ اس احکم الحاکمین کے کلام کو ہندوستان کا شہنشاہ اپنے ہاتھ سے پورا کرے چنانچہ یوں ہوا کہ لارڈ ہارڈونگ نے ایک مراسلہ لکھا جسمیں اسپر زور دیا۔ کہ تبدیلی دارالخلافہ کے ساتھ تقسیم بنگالہ میں ترمیم اس زخم پر مرہم لگانے کے لئے ہے۔ جو تقسیم بنگالہ سے اہل بنگالہ کے دل پر لگا رکھا ہے۔ اور وائسرائے اور اس کی کونسل کے نزدیک دربار دہلی

بہتر موقعہ اس دلجوئی کا نہیں چنانچہ ہز مجسٹی ملک معظم جارج پنجم خلاف معمول سابقین تخت نشینی
پر دہلی میں آئے اور ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۲ء کو تقسیم بنگال کی ترمیم کا اعلان فرمایا۔ اور یوں یہ
پیشگوئی بڑی صفائی سے پوری۔۔۔ ہوئی کہ بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی ؂

نمبر (۵)

۴۔ جنوری ۱۹۰۴ء کو حضور نے یہ پیشگوئی شائع فرمائی۔ غُلِبَتِ الرُّومُ فِی
اَدْنَی الْاَرْضِ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ (رومی نزدیک کی زمین
میں مغلوب کیئے جائینگے اور وہ مغلوب ہونے کے بعد عنقریب غلبہ پائینگے) ریویو صفحہ
۴ ماہ جنوری ۱۹۰۴ء اور اسکے چار سال بعد ۲۔ جنوری ۱۹۰۸ء کو یہ کلام الٰہی نازل
ہوا۔ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیُغْلَبُوْنَ (اور غلبہ کے بعد عنقریب مغلوب
ہونگے) (بدر جلد ۷ نمبر ۲ صفحہ ۴)
و بتاتی ہے کہ ان دونو وحیوں میں علاقہ ہے۔ اور مندرجہ ذیل واقعات کی پیشگوئی ہے

(ا) ایک لڑائی ٹرکی اور کسی ہمسایہ سلطنت کے مابین ہوگی قریب کی سرزمین میں۔
(ب) اس لڑائی میں پہلے پہل ٹرکی کو شکست ہوگی۔
(ج) یہ شکست ایک قریب کی زمین میں ہوگی۔
(د) شکست کے بعد پھر جلد ہی ترکوں کو غلبہ بھی ہوگا۔
(ہ) اس جنگ کے بعد ایک اور جنگ ہونے والی ہے اس میں پہلے ٹرکی کو غلبہ ہوگا۔
(و) پھر ٹرکی کو شکست ہوگی۔

چنانچہ پہلی وحی کے مطابق جو فروری ۱۹۰۴ء میں شائع کی گئی تھی۔ ترکوں نے
تھریس کی سرزمین میں جو ترکی دار الخلافہ کے قریب ہی ہے۔ بلغاریہ سے جو چھوٹی سی
ریاست ہے شکست کھائی اور سب حیران رہ گئے کیونکہ بظاہر حالات کسی کو یہ وہم بھی
نہیں ہو سکتا تھا کہ ترک بلغاریہ سے شکست کھائینگے۔ اور یوں اس پیشگوئی کا پہلا حصہ
پورا ہوا اور پھر جولائی ۱۹۱۳ء میں ترک اڈریانوپل اور بعض دیگر مقامات پر قابض
ہوگئے اور یوں اس کلام کا دوسرا حصہ وَھُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ پورا ہوا۔

پھر دوسری پیشگوئی کے پورا ہونیکا وقت آیا۔ وہ یوں کہ عالمگیر جنگ میں جب ترک بھی
خواہ مخواہ شامل ہو گئے تو انہیں ابتداءً یہ غلبہ حاصل ہوا کہ دسمبر ۱۹۱۵ء میں
دول متحدہ کی افواج گیلی پولی سے واپس ہوئیں اور آخر اپریل میں کوت کی قلعہ نشین
سپاہ نے ترکوں کے آگے ہتھیار ڈال دیئے گویا دو مقام پر ترکوں کو غلبہ ہوا۔
اور اس جنوری ۱۹۰۸ء کی پیشگوئی کا پہلا حصہ پورا ہوا۔ لیکن پھر مارچ ۱۹۱۷ء میں
بغداد اور دسمبر ۱۹۱۷ء میں بیت المقدس ترکوں کے ہاتھ سے نکل گیا اور کلام الٰہی سیغلبون
(مغلوب ہونگے) پورا ہوا۔ اور یہی دو ایسے مقامات ہیں جن کی وجہ سے ترکوں کی قدر
مسلمانوں کے دل میں بھی کہ وہ ان کے محافظ کہلاتے تھے۔ غرض یہ پیشگوئی بھی نہایت
صفائی سے پوری ہوئی اور کوئی اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ اور ۱۹۰۴ء
میں کسی کے وہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ ترک یوں مبتلائے جنگ ہو کر شکست کے
بعد غلبہ اور پھر غلبہ کے بعد شکست پائینگے جیسا کہ ان شرائط سے ظاہر ہے جن پر ۳۰ اکتوبر
کو التوائے جنگ ہوا۔

نمبر (۶)

۸۔ جون ۱۹۰۴ء کو حضورؑ پر وحی نازل ہوئی عفت الدیار محلھا و
مقامھا (زلزلہ سے ناپدید ہو جائینگے رہائشی اور عارضی مکان) الحکم جلد ۹ ۱۹/۲
صفحہ ۱۰ کالم ۳۔ اور اس سے پہلے دسمبر ۱۹۰۳ء کو الہام ہوا تھا "زلزلہ کا دھکا"
اور ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء کے الحکم میں الوصیت نام ایک اشتہار شائع ہوا
جس میں حضورؑ فرماتے ہیں میں نے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم والبدر میں جو قادیان
سے اخبار نکلتے ہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الٰہی شائع کرائی تھی کہ
عفت الدیار محلھا ومقامھا۔ ×××× اب میں دیکھتا ہوں کہ وہ وقت
قریب آگیا ہے میں نے اسوقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں۔ بطور کشف
دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب طور پر شور قیامت برپا ہے میرے منہ پر یہ الہام
الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے۔

اسکے بعد یوں ہوا کہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو وہ خوفناک زلزلہ آیا جو اہل پنجاب کو اب تک نہیں بھولا کیونکہ اس سے پہلے اسکی نظیر اس ملک میں نہیں۔ اور کانگڑہ اور بھاگسو کے علاقہ میں بہت سے مکان گر گئے۔ اور کئی حصے زمین کے تباہ ہو گئے وہ مندر جو ۱۶۰۰ برس سے چلا آتا تھا گر گیا اور یوں عفت الدیار محلها و مقامها کا الہام پورا ہوا۔ اس زلزلہ سے ۲۰ ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور جو زخمی ہوئی انکی تعداد اس سے بہت زیادہ تھی گاؤں کے گاؤں اس طرح مٹ گئے کہ ان کا نام و نشان نہ رہا۔ وکیل اخبار امرتسر نے لکھا کہ "بالجملہ یہ زلزلہ اسقدر ہولناک اور مہیب تھا کہ اسے قیامت صغریٰ کہنا کچھ مبالغہ نہ ہوگا۔ لوگوں کو عموماً یہی یقین آگیا کہ بس قیامت آہی گئی"

پھر آپ نے الدعوت۔ الانذار۔ النداء من وحی السماء متواتر اشتہارات شائع کئے جنمیں آنیوالے حادثوں۔ مصیبتوں۔ اور زلزلوں خصوصاً قیامت کے نمونہ زلزلہ کی خبر دی۔ اور حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۶ء میں یہ سطور تحریر فرمائیں:۔

"وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اسلئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی۔ اور تمام ہمت اور خیالات کے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنیکے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً اور توبہ کرنیوالے امان پائینگے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں انپر رحم کیا جائیگا۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں

وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کیئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سُنے ؁

اب ۱۹۰۵ء کے بعد دنیا کی حالت پر ایک نظر دوڑاؤ وہ کونسی مصیبت ہے جو نہیں آئی اور کونسی آفت ہے جو قضاؤ قدر نے نہیں ڈھائی۔ کیا کوئی اس سے انکار کرسکتا ہے کہ نہ یورپ امن میں ہے نہ ایشیا محفوظ ہے نہ جزائر کے رہنے والے بچے۔ کیا آبادیاں ویران نہیں ہوئیں۔ اور لوگوں نے عمارتوں کو گرتے نہیں پایا۔ اگر کسی کو انکار ہے تو وہ جائے اور بلجیم اور اسکے گردونواح کے علاقے دیکھے۔ اور جس قدر خوفناک گولہ باری ہوئی ہے اور اس سے زمین میں زلزلہ برپا ہوا ہے دیکھے۔ ایسی صورت حالات رہی کہ نہ ہوا میں امن تھا نہ زمین کے نیچے نہ پانی میں۔ اوپر ہوائی جہاز ہیں نیچے آبدوز کشتیاں ان حالات کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک نظم (نوشتہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء مندرجہ براہین احمدیہ حصہ پنجم) میں خوب نقشہ کھینچا ہے۔ جس میں فرماتے ہیں :-

ہوش اڑ جائینگے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولینگے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار

خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سُرخ ہو جائینگے جیسے ہو شراب انجبار

اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کرے گا کھینچکر اپنی کٹار

مضمحل ہو جائینگے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یہ آخری نشان کس صفائی سے پورا ہوا۔ کیا پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی آسکتا تھا۔ کہ زار جو دنیا کے اتنے بڑے حصے اور وسیع سلطنت کا خود مختار شہنشاہ

ہے یکدم زار ہو جائیگا۔ خصوصاً جب کہ اس کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ اور فرانس جیسی عظیم المرتبت وسیع ذرائع والی دول تھیں۔ لیکن ایسا ہی ہوا۔ کہ خود اسی کے ملک کے لوگوں نے اسکو ۱۶ مارچ ۱۹۱۷ء کو تخت سے دست برداری پر مجبور کیا اور وہ حسرت سے یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ "مجھے جہاں بھی بھیجو وہاں جانے کے لئے تیار ہوں اور ہر ایک فیصلہ کے آگے سر تسلیم خم کرتا ہوں"۔ یہ الفاظ ہیں اس شہنشاہ کے۔ جس کے ایک اشارہ سے ہزاروں انسان مقتدر انسان قتل کر دیئے جاتے تھے تو کوئی دم نہیں مار سکتا تھا۔ پھر اس کے بعد زار روس کی جو حالت زار ہوئی۔ وہ اخباروں میں پڑھ پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔ آخری خبر یہ چھپی تھی کہ "سابق زار روس اور اس کا خاندان اب تک ٹوماسک واقعہ سائبیریا میں زندگی کے دن تکلیف سے کاٹ رہا ہے۔ ان کا چوبی مکان اس قدر سرد ہو جاتا ہے کہ زار کے خاندان کو شام کو نوکروں کے کمرے میں پناہ گزین ہونا پڑتا ہے دھواں دینے والا مٹی کا تیل لمپ میں جلتا ہے شہزادیوں کا لباس پرانا پھٹا ہوا ہے مگر وہ اسی کو پہن کر باہر نکلتی ہیں۔ خود نکولس (زار) دن بدن زیادہ افسردہ اور خاموش ہوتا جاتا ہے معلوم نہیں ابھی اس برگشتہ بخت انسان کی قسمت میں کیا کیا لکھا ہے"۔ (پیسہ اخبار)

پیشگوئی پورا ہونے کے لئے تو یہی حالت کافی تھی مگر یہی برگشتہ بخت انسان جو ایک ویرانہ کی خانقاہ میں بحالتِ زار رکھا گیا۔ گولی سے مار دیا گیا۔ کوئی منکر نہیں کہہ سکتا۔ کہ زار بھی ہوگا تو ہوگا ۔

نمبر (۷)

۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کو حضور نے ایک اشتہار شائع کیا جس میں دو لڑکوں کے پیدا ہونے کی پیشگوئی تھی۔ چنانچہ اس اشتہار کے مطابق ۸۷ء میں بشیر اول پیدا ہوا۔ اور اسکے بعد جیسا کہ پیشگوئی میں تھا کہ (اسکے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا) بلا توقف **فضل عمر**۔ بشیر ثانی۔ محمود پیدا ہوا

کی تکمیل ہو۔ اور چونکہ آپکا نام **فضل عمر** بھی اسی اشتہار میں ہے اس میں بتایا کہ آپ خلیفہ ثانی حضور مسیح موعود کے ہونگے۔ یہ پیشگوئی بھی ساری دنیا نے پورے ہوتے دیکھ لی۔ کیونکہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب ہی خلیفہ ثانی ہیں اور آپکی نسبت **آمین** (۱۸۹۷ء) میں یہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایک عظیم الشان جلالی نشان

کون شخص اس امر سے انکار کر سکتا ہے۔ کہ آج کل دنیا پر خطرناک مصائب نازل ہو رہے ہیں۔ کوئی قلم نہیں جو اُنکو احاطہ تحریر میں لا سکے۔ کوئی زبان نہیں جو اُنکو پورے طور پر بیان کر سکے۔ دنیا کی تاریخ میں مصائب کے ایسے ہجوم کی نظیر نہیں ملتی۔ آجکل کی مصیبتیں اپنی شدت اور سختی میں۔ اور اپنی وسعت اور کثرت میں اپنی نظیر آپ ہی ہیں۔ تاریخ اس بات کا پتہ نہیں دے سکتی کہ کبھی تمام دنیا پر یکبارگی ایسے شدید اور ہولناک عذاب اس کثرت اور اس وسعت کے ساتھ نازل ہوئے ہوں جیسے کہ آجکل نازل ہو رہے ہیں۔ اگر جنگ ہے تو وہ بھی ایسی کہ تاریخ دنیا میں اسکی نظیر نظر نہیں آتی۔ اگر زلازل ہیں تو وہ بھی ایسے ہولناک اور ایسی تباہی ڈالنے والے اور اس کثرت سے آنیوالے کہ روئے زمین پر ایسا تجربہ جہانتک تاریخ بتا سکتی ہے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ اگر بیماریاں اور وبائیں ہیں تو وہ بھی ایسی خطرناک اور ایسی مہلک اور ایسی عام اور ایسی دیرپا کہ نوع انسان نے ایسی باؤں کا مزہ پہلے کبھی نہیں چکھا۔ اور اگر قحط ہے تو وہ بھی ایسا عام اور ایسا لمبا کہ اتنے سالوں تک ایسے عام قحطوں کا جاری رہنا کوئی کم مصیبت نہیں۔ پھر اسکے ساتھ طوفان اور طغیانی۔ اور اور رنگ برنگ کے حوادث کا سلسلہ جاری ہے۔ نہ خشکی پر امن ہے اور نہ تری پر۔ ہر طرف مصائب نے اپنا دامن پھیلایا ہوا ہے۔ ہر ایک ملک میں بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ اور ہر طرف

موت کا بازار گرم ہے۔ کہیں فساد ہیں اور کہیں خانہ جنگیاں۔ کہیں شہنشاہ اپنے تختوں سے اُتارے جارہے ہیں اور کہیں زبردست سلطنتوں کے مالک اپنی جان بچانے کے لئے بھاگ رہے ہیں۔ بڑی بڑی سلطنتیں آج بڑی قوت کے ساتھ جنگ کر رہی ہوتی ہیں تو دوسرے روز خبر آتی ہے کہ وہ سلطنت اب نابود ہو چکی ہے۔ آج ایک تاجدار لاکھوں کروڑوں انسانوں پر حکومت کر رہا ہوتا ہے اور فوجوں اور ملکوں کا خود مختار مالک کہلاتا ہے تو دوسرے دن خبر آتی ہے کہ اُس کا تاج اُس کے سر سے اُتار لیا گیا ہے اور وہ قید میں ہے۔ تیسرے دن خبر آتی ہے کہ وہ جلاوطن کیا گیا ہے۔ چوتھے دن یہ خبر شائع ہوتی ہے کہ وہی شہنشاہ جو ابھی چند روز پہلے مطلق العنان حاکم تھا اُسکو گولی سے اُڑا دیا گیا ہے۔ غرض ایسے ہولناک دن۔ ایسا خطرناک زمانہ۔ ایسی بے چینی اور مصیبت کی گھڑیاں آج تک کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھیں۔ ہر ایک دل اس بات کو قبول کرتا اور ہر ایک زبان اس امر کا اقرار کرتی ہے۔ کہ یہ دن دنیا کے لئے سخت مصیبت کے دن ہیں اور روئے زمین پر ہر طرف ایک قیامت برپا ہے اور سخت سے سخت عذاب مختلف رنگوں اور صورتوں میں نازل ہو رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ ایسے غضب میں ہے کہ پہلے وہ کبھی ایسا غضب ناک نہیں ہوا۔ مگر ایک کتاب میں جو خدا تعالیٰ کا کلام ہونیکا دعویٰ کرتی ہے اور جس کو کروڑوں انسان خدا کی وحی یقین کرتے ہیں ہم یہ لکھا ہوا پاتے ہیں

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ (اسرائیل ع ۲)

یعنی ہم عام طور پر قوموں پر عذاب نازل نہیں کرتے جبتک کہ ہم کسی رسول کو مبعوث نہ کریں پھر اُسی مقدس کتاب میں ہم یہ بھی لکھا ہوا پاتے ہیں :-

وَمَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى يَبْعَثَ فِيْٓ اُمِّهَا
رَسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۚ وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرٰٓى
اِلَّا وَاَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ۝ (القصص ع ۶)

یعنی تیرا رب ایسا نہیں کرتا کہ وہ بستیوں کو ہلاک کرے جب تک کہ اُنمیں سے ایک بستی میں وہ ایک رسول کو نہ بھیج لے اور وہ بستی دوسری بستیوں کے لئے

بطور ماں کے ہوتی ہے یعنی جیسا کہ ماں کی چھاتی سے بچہ کے لئے دودھ جاری ہوتا ہے ایسا ہی اُس بستی میں اللہ تعالیٰ روحانی علوم اور ہدایت کا چشمہ جاری کرتا ہے تا دوسری تمام بستیاں اُس چشمہ سے سیراب ہوں۔ اور وہ رسول لوگوں کو ہمارے نشانات سناتا ہے اور ہم بستیوں کو ہلاک نہیں کرتے جبتک کہ وہاں کے رہنے والے ظالم یعنی فسق و فجور کے مرتکب نہ ہوں۔

یہ ایک قانون ہے جو ایک ایسی کتاب میں بیان کیا گیا ہے جو الہامی ہونیکا دعویٰ کرتی ہے۔ اور اس زمانہ کے مشاہدہ اور تجربہ نے ثابت کردیا کہ خدا تعالیٰ کا یہ قانون بہت سچا اور درست ہے۔ اور وہ کتاب جس میں یہ قانون بیان کیا گیا ہے واقعی خدا تعالیٰ کا کلام ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے سوا یہ کس کی طاقت ہے کہ ایسا قانون بیان کرے اور پھر اُسکو سچ بھی کر کے دکھائے۔ دیکھو اس زمانہ میں ہم دیکھ رہے ہیں کہ غیر معمولی عذاب دنیا پر نازل ہو رہے ہیں۔ مگر عین اس قانون کے مطابق جو قرآن شریف میں بیان کیا گیا ہے ایسے وقت میں جبکہ دنیا بڑے امن اور چین سے اپنے دن گذار رہی تھی اور موجودہ مصائب کا جو اسوقت ایک شدید اور خوفناک طوفان کی طرح تمام روئے زمین پر پھیلی ہوئی ہیں نام و نشان بھی موجود نہ تھا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو کھڑا کیا اور اُس نے انبیاء علیہم السلام کی سُنّت کے مطابق قبل از وقت دنیا کو متنبہ کیا کہ روئے زمین پر سخت مصیبت کے دن آنیوالے ہیں اور اس کا علاج سوائے آہ و زاری اور توبہ اور دعا اور اعمال صالحہ کے اور کچھ نہیں۔ اگر میں اس برگزیدہ کے وہ تمام الفاظ اس جگہ نقل کروں جن کے ذریعہ اس نے قبل از وقت دنیا کو آنیوالی مصیبتوں سے آگاہ کیا تو اس کے لئے ایک مستقل کتاب چاہیئے۔ اسلیئے میں صرف چند اقتباسات پر ہی اکتفا کرتا ہوں آپ نے آج سے ۱۲ سال پہلے ۲۷۔ فروری ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار شائع کیا جو دنیا کے مختلف حصوں میں پہنچایا گیا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں:۔

"دوستو! اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ اس زمانہ کی نسل کے لئے نہایت

مصیبت کا وقت آگیا ہے ۔۔۔۔ نہایت تنگی کے دن ہیں اور آسمان
پر خدا کا غضب بھڑک رہا ہے آج محض زبانی لاف و گزاف سے تم
پار نہیں ہو سکتے ۔۔۔ اور قبل اسکے کہ وہ وقت آوے کہ انسانوں کو
دیوانہ سا بنا دوے بیقراری کی دعاؤں سے خود دیوانے بن جاؤ
۔۔۔۔ یقیناً سمجھو کہ یہ وہ دن آرہے ہیں کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی
ایسی سختی کے دن کبھی عام طور پر دنیا پر نہیں آئے ۔۔۔۔ دنیا کے لئے
بڑی گھبراہٹ کے دن ہیں مگر دنیا نہیں سمجھتی۔ لیکن کسی دن سمجھے گی دیکھو
میں اسوقت اپنا فرض ادا کر چکا ہوں اور قبل اسکے کہ تنگی کے دن آویں
میں نے اطلاع دیدی ہے "

اسکے چند روز بعد یعنی ۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو آپنے ایک اور اشتہار شائع کیا اور
وہ بھی پہلے اشتہار کی طرح دنیا کے مختلف ملکوں میں بھیجا گیا۔ اسمیں آپ تحریر
فرماتے ہیں :۔

" چونکہ میرا کام دعوت اور تبلیغ ہے اسلئے میں ظاہر کرتا ہوں اور میں قسم
حضرت احدیت جلشانہ کی کھا کر کہتا ہوں کہ میرے پر خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ
سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے کیونکہ اس زمانہ میں اکثر معصیت
اور دنیا پرستی میں ایسے غرق ہو گئے ہیں کہ خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں رہا اور
وہ جو اسکی طرف سے صلاح خلق کے لئے بھیجا گیا ہے اس سے ٹھٹھا کیا جاتا
ہے اور یہ ٹھٹھا اور لعن وطعن حد سے گذر گیا ہے پس خدا فرماتا ہے کہ میں انسے
جنگ کرونگا اور میرے حملے انپر ہونگے جو انکے خیال و گمان میں نہیں ۔۔۔۔ وہ
فرماتا ہے۔کہ :۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا
اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا "

اس سے تین دن بعد یعنی ۸ - اپریل ۱۹۰۵ء کو آپنے پھر ایک اور اشتہار
شائع کیا اور یہ اشتہار بھی پہلے اشتہاروں کیطرح اردو و انگریزی میں کثرت سے

دنیا میں شائع کیا گیا۔ اس میں آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں سوتی دنیا کو بیدار کرنے کی کوشش فرمائی:۔

"اے عزیزو! جلد ہر ایک بدی سے پرہیز کرو۔ اور پکڑے جانے کا دن نزدیک ہے۔ ہر ایک جو شرک کو نہیں چھوڑتا وہ پکڑا جائیگا۔ ہر ایک جو فسق و فجور میں مبتلا ہے۔ وہ پکڑا جائیگا۔ ہر ایک جو دنیا پرستی میں حد سے گذر گیا ہے اور دنیا کے غموں میں مبتلا ہے۔ وہ پکڑا جائیگا۔ ہر ایک جو خدا کے وجود سے منکر ہے وہ پکڑا جائیگا۔ دیکھو آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی۔ کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کریگا وہ پکڑا جائیگا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی ہے۔ پس اُٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جسکی پہلے نبیوں نے بھی خبر دی تھی۔ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا کہ یہ سب باتیں اُسکی طرف سے ہیں میری طرف سے نہیں ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک ظنی سے دیکھی جاویں۔ کاش میں انکی نظر میں کاذب نہ ٹھیرتا تا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔ یہ میری تحریر معمولی تحریر نہیں۔ دلی ہمدردی سے بھرے ہوئے نعرے ہیں۔ ××× وہ دن آتا ہے کہ انسانوں کو دیوانہ کریگا۔ نادان بدقسمت کہیگا کہ یہ باتیں جھوٹ ہیں۔ ہائے وہ کیوں اسقدر سوتا ہے۔ ××× آگ لگ چکی ہے اُٹھو اور اس آگ کو اپنے آنسوؤں سے بجھاؤ۔"

دیکھو کیسے چونکانے والے الفاظ میں خدا کے مسیح نے ایسے وقت میں جب کہ دنیا غفلت کی نیند سوئی ہوئی تھی اسکو آنیوالے مصائب کے دنوں کی خبر دی۔ کیسی ہمدردی کے نعروں کے ساتھ دنیا کے لوگوں کو ہوشیار کرنا چاہا اور آپ نے صرف ایک یا دو بار یا تین بار ان آنیوالے مصائب کی خبر نہیں دی بلکہ آپ نے بے شمار مرتبہ ایسا کیا اور جبتک آپ زندہ رہے آپ متواتر دنیا کو ڈراتے رہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی **وصیت** میں بھی آنیوالے حوادث سے دنیا کو ڈرایا۔ یہ وصیت دسمبر ۱۹۰۵ء میں شائع ہوئی اسمیں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھلاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائینگے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہونگے اور کئی آفتیں زمین پر اُتریں گی۔ کچھ تو اُنمیں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائینگی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔"

پھر آپ نے اپنی مشہور کتاب حقیقۃ الوحی میں مندرجہ ذیل الفاظ میں آنے والے عذابوں کی خبر دی جس کا ترجمہ ریویو انگریزی بابت اکتوبر ۱۹۰۶ء میں شائع ہو چکا ہے:-

"زمین پر اسقدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوئے ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائینگے کہ گویا اُنمیں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائینگی۔ اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملیگا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائینگے اور بہتیرے ہلاک ہو جائینگے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھیگی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے۔ اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ××××× اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک

مدّت خاموش رہا اور اسکی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کیئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جسکے کان سننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دُور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔"

مندرجہ بالا اقتباسات سے ناظرین نے دیکھ لیا ہے کہ موجودہ زمانہ کے آفات اور مصائب کا کیسا صحیح صحیح نقشہ حضرت مسیح موعودؑ نے قبل از وقت اپنی تحریرات میں کھینچا ہے اور کیسا دنیا کے لوگوں کو ڈرایا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ کی انذاری پیشگوئیاں جنکو مَیں اوپر نقل کر چکا ہوں لفظ بلفظ پوری نہیں ہوئیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسی تباہی دنیا پر آئیگی کہ جب سے انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی روئے زمین پر واقع نہیں ہوئی کیا یہ بات بالکل درست ثابت نہیں ہوئی۔ پھر یہی نہیں کہ آپ نے مجموعی طور پر تباہیوں اور مصیبتوں کی قبل از وقت اطلاع دی بلکہ ہم آپ کی کتابوں اور اشتہارات میں تفصیلی طور پر بھی ان تمام بڑے بڑے حادثات کی الگ الگ خبر پاتے ہیں جو اس زمانہ میں روئے زمین پر واقع ہوئے۔ اس زمانہ کے بڑے بڑے خطرناک واقعات یہ ہیں۔ (۱) وبائیں (۲) زلزلے (۳) جنگ اور ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ نے نہ صرف عام طور پر ایسی تباہی کی خبر دی جو دنیا میں قیامت کا نمونہ قائم کرنے والی تھی بلکہ خصوصیت کے ساتھ ان تمام مندرجہ بالا واقعات کی الگ الگ بھی قبل از وقت بڑی صراحت کے ساتھ پیشگوئی کی۔

اس مختصر مضمون میں یہ گنجائش نہیں کہ مَیں ان تمام پیشگوئیوں پر الگ الگ بحث کروں۔ مَیں صرف نمونہ کے طور پر اور وہ بھی بڑے اختصار کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی صرف بعض ان پیشگوئیوں کو یہاں بیان کرونگا جو آپ نے وباؤں کے متعلق کیں اور اسی سے آپ اندازہ لگا سکینگے کہ آپ کی پیشگوئیاں کیسی عجیب اور حیرت انگیز ہیں اور کیسے گہرے علم غیب کا ان میں اظہار کیا گیا ہے اور کیسی صفائی اور وضاحت سے آنیوالی وباؤں کی خبر دی گئی ہے اور کیسے روشن اور بیّن

طور پر وہ پوری ہوئیں۔ آپکی اکثر پیشگوئیوں میں ہم یہ نہایت ہی تعجب انگیز بات دیکھتے ہیں کہ پہلے وہ ذخیرہ کے طور پر آپ کی سب سے پہلی تصنیف براہین احمدیہ میں موجود پائی جاتی ہیں اور جب انکے ظہور کا وقت قریب آتا ہے تو پھر از سرِ نو اُن پیشگوئیوں کا اعادہ کیا جاتا ہے۔ اور جب دوبارہ اور سہ بارہ انکی خبر دی جاتی ہے تو ہر مرتبہ انہیں زیادہ اور زیادہ تفصیل پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر انہی وباؤں کی پیشگوئیوں کو لو۔ تم نے طاعون کی وبا کو بھی دیکھا اور آج کل کی انفلوائنزا کی وبا کا بھی مشاہدہ کیا اور خدا جانے آئندہ کیا دیکھو گے۔ آؤ اب ہم حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیوں پر نظر کریں اور خدا کی قدرت اور اُسکے علم غیب کا تماشہ دیکھیں تا ہمارے ایمان میں زندگی اور ترو تازگی پیدا ہو۔ جیسا میں ابھی بیان کر چکا ہوں۔ اکثر بڑے بڑے واقعات کی پیشگوئی ہم سب سے پہلے براہین احمدیہ میں درج پاتے ہیں اور پھر جب ان واقعات کے ظہور کا زمانہ قریب آجاتا ہے تو پھر وہی پیشگوئی زیادہ تفصیل کے ساتھ از سرِ نو بیان کی جاتی ہے۔ یہی بات ہم ان وباؤں کی پیشگوئیوں میں دیکھتے ہیں ؏

آج سے قریباً ۴۰ سال پہلے جب کہ موجودہ وباؤں کا دنیا میں نام و نشان نہ تھا اور نہ کسی کو انکے پیدا ہونیکا وہم و گمان تھا حضرت مسیح موعودؑ پر خدا تعالیٰ کا کلام مندرجہ ذیل الفاظ میں نازل ہوا جسکو آپنے اپنی پہلی تصنیف براہین احمدیہ میں شائع فرمایا:۔

اَنْتَ مُبَارَکٌ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ اَمْرَاضُ النَّاسِ وَ بَرَکَاتُہٗ اِنَّ رَبَّکَ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۹)

(ترجمہ) تجھے دنیا میں بھی برکت دیگئی اور آخرت میں بھی۔ لوگوں کی بیماریاں اور خدا تعالیٰ کی برکتیں۔ تیرا ربّ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

اس الہام میں آپ کو بتلایا گیا کہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ آپ کو برکت دیگا اور آپکے سلسلہ کو بڑھائیگا اور آپ کے کام کو ترقی دیگا اور ایسا ہی آخرت میں

آپ کو اعلیٰ سے اعلیٰ مدارج ترقی حاصل ہونگے پھر اسکے بعد آپکے سلسلہ کی ترقی کا ایک ذریعہ بتلایا اور فرمایا کہ لوگوں کی بیماریاں اور اللہ تعالیٰ کی برکتیں۔ یعنی لوگوں کی بیماریاں سلسلہ کے لئے برکت کا موجب ہونگی یعنی بیماریوں کے پھیلنے سے سلسلہ ترقی کریگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ چونکہ لوگوں نے خدا کے مسیح کی آواز کو نہ سنا اور دنیا کی محبت میں منہمک اور طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا رہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدیم سُنّت کے مطابق بیماریوں کو بھیجا اور جب لوگوں نے دیکھا کہ یہ بیماریاں معمولی بیماریاں نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا عذاب ہیں اور قیامت کا نمونہ ہیں تب بہتوں کے دل خدا کے خوف سے بھر گئے اور وہ ان جلالی نشانوں کا مشاہدہ کرکے خدا کے مسیحؑ پر ایمان لائے۔ خدا نے سچ فرمایا وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ بہت سی سعید روحیں عذاب کے آنے سے پہلے ہی خدا کے مرسل کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اُسکو دل و جان سے قبول کر لیتی ہیں مگر بعض ایسے لوگ ہوتے ہیں جو جلالی نشانوں کے تازیانہ کے محتاج ہوتے ہیں مگر افسوس کہ بعض ایسے بھی بدقسمت ہوتے ہیں کہ عذاب کے بعد بھی اُنکے دل نرم نہیں ہوتے اور وہ یہی کہدیتے ہیں قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ۔ یہ بیماریاں کسی مدّعی کی کی صداقت کا نشان نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ ہمارے بڑوں کو بھی اسی طرح دُکھ سُکھ پُہنچتا رہا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ یہ معمولی دُکھ نہیں بلکہ یہ غیر معمولی عذاب ہے جو قیامت کا نمونہ ہے اور جس کی خدا کے مرسل نے قبل از وقت خبر دی تھی۔ الغرض اگرچہ بہت سے بدقسمت ان عذابوں سے بھی فائدہ نہیں اُٹھاتے مگر ہزاروں آدمی ایسے بھی نکل آتے ہیں جو ان قہری نشانوں سے فائدہ اُٹھاتے اور خدا کے فرستادہ کی صداقت پر ایمان لاتے ہیں۔ اس زمانہ کیلئے بھی ایسا ہی مقدر تھا کہ جلالی نشانوں اور خدا تعالیٰ کے زبردست حملوں سے خدا تعالیٰ کے مسیحؑ کی صداقت ظاہر ہو چنانچہ اسکے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے آج سے قریباً ۱۴ سال پہلے خبر دی تھی کہ خدا کے مسیحؑ کی صداقت زبردست نشانوں کے ذریعہ ظاہر ہوگی۔ وہ خدا تعالیٰ کا زبردست کلام جس میں ان زبردست نشانوں کی قبل از وقت خبر دی گئی تھی اور جو آج سے قریباً

۳۰ سال پہلے کتاب براہین احمدیہ میں شائع ہو چکا ہے یہ ہے:-

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے
قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ناظرین میں سے کون ہے جس نے ان زور آور حملوں کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا اور اس ۳۰ سال کے شائع شدہ خدا کے کلام کی سچائی کا مشاہدہ نہیں کیا۔ یہ ایسا زبردست الہام ہے جسکی صداقت سے کوئی دشمن بھی انکار نہیں کر سکتا۔ اسی طرح اور الہاموں میں بھی یہ بشارت دی گئی تھی کہ خدا تعالیٰ کے جلالی نشان سلسلہ کی ترقی کا موجب ہونگے۔ چنانچہ شروع مئی ۱۹۰۶ء میں خدا تعالیٰ کا کلام مسیح موعودؑ پر مندرجہ ذیل مبشر الفاظ میں نازل ہوا:-

زبردست نشانوں کے ساتھ ترقی ہوگی

پس ان زبردست نشانوں میں جنکے ذریعہ سلسلہ کی ترقی مقدر تھی ایک باؤں کا نشان بھی ہے اور انکے متعلق اللہ تعالیٰ نے آج سے قریباً ۳۰ سال پہلے خبر دیدی تھی۔ اَمْرَاضُ النَّاسِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ۔ یعنی لوگوں میں بیماریاں پڑینگی اور اُنکے ساتھ خدا تعالیٰ کی برکات نازل ہونگی تیرا رب جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس پیشگوئی کے مطابق اس ملک میں طاعون آئی اور طاعون کے ذریعہ سے سلسلہ نے بڑے زور کے ساتھ ترقی کی اور آجکل بخار سلسلہ کی طرف سے جنگ کر کے فتوحات کا ذریعہ بن رہا ہے اور معلوم نہیں آئندہ یہ وبائیں کیا کیا نتیجے ظاہر کرینگی۔

اور جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں خدا تعالیٰ نے صرف الہامات مندرجہ براہین احمدیہ پر اکتفا نہیں کیا بلکہ اپنے نشانوں کو زیادہ روشن اور زیادہ درخشاں بنانے کے لئے اور اس بات کا ثبوت دینے کے لئے کہ یہ الہامات انسان کا افتراء نہیں بلکہ عالم الغیب خدا کا کلام ہیں وہ بعد میں بھی ہر ایک مناسب وقت و موقعہ پر پھر ان الہامات کی توضیح و تشریح اور تفصیل کرتا رہا ہے۔ اسی سُنّت اللہ کے

مطابق جو اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ اختیار کی ہے ہم دیکھتے ہیں کہ وباؤں کی صورت میں بھی اللہ تعالیٰ نے صرف براہین احمدیہ کی پیشگوئی پر ہی اکتفا نہیں فرمایا بلکہ بعد میں بھی مختلف وباؤں کے متعلق الگ الگ قبل از وقت خبر دیتا رہا تا کسی عقلمند انسان کے لیئے اس بات میں شک کرنے کی گنجائش نہ رہے کہ یہ سب خبریں انسان کی طرف سے نہیں بلکہ خود خدا کا کلام ہیں۔

براہین احمدیہ کی پیشگوئی درباره امراض میں اوپر نقل کر چکا ہوں اس کے بعد فروری ۱۸۹۸ء میں اللہ تعالیٰ کا کلام پھر خدا کے مسیحؑ پر نازل ہوا اور وہ اس طرح پر ہے:-

اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

(الحکم جلد ۲ نمبر ۱)

یعنی بیماریاں پھیلینگی اور جانیں ضائع ہونگی۔ تحقیق اللہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ نفسوں کو نہ بدلیں۔ تحقیق وہ اس بستی (قادیان) کو کچھ تکلیف کے بعد پناہ میں لے لیگا:

اس الہام میں اسی خبر کو جو براہین احمدیہ میں کئی سال پہلے دی گئی تھی دوبارہ تازہ کیا گیا اور اس خبر کو دوبارہ نازل فرما کر اس بات کو ظاہر کیا کہ جن بیماریوں کی خبر براہین احمدیہ میں دی گئی تھی اب انکے ظاہر ہونے کا وقت قریب آگیا اب وہ بیماریاں پھیلینگی اور انسانوں کو ہلاک کرینگی اور ساتھ ہی یہ بھی ظاہر کر دیا کہ ان بیماریوں کا سلسلہ لمبا ہوگا کیونکہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ وہ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ اپنے نفسوں کی حالت کو نہ بدلیں یعنی جب تک لوگ اصلاح کی طرف پورے طور پر متوجہ نہ ہونگے بیماریوں کا سلسلہ بند نہ ہوگا۔ پھر ساتھ ہی یہ بھی خبر دی کہ قادیان کی بستی بھی کچھ تکلیف اٹھائیگی مگر اللہ تعالیٰ اسکو ہلاکت سے بچا لیگا:

پھر اس خبر کو اللہ تعالیٰ نے ایک رؤیا کے ذریعہ اور بھی واضح کر دیا۔ آپ اپنے اشتہار مورخہ ۶۔ فروری ۱۸۹۸ء میں تحریر فرماتے ہیں "۶۔ فروری روز یکشنبہ میں نے خواب میں دیکھا کہ خدائے تعالیٰ کے ملائک پنجاب کے مختلف مقامات میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور وہ درخت نہایت بدشکل اور سیاہ رنگ اور خوفناک اور چھوٹے قد کے ہیں۔ بعض لگانے والوں سے پوچھا کہ یہ کیسے درخت ہیں تو انہوں نے جواب دیا یہ طاعون کے درخت ہیں جو عنقریب ملک میں پھیلنے والی ہے"

اس رؤیا میں بتایا گیا کہ ان امراض کا سلسلہ جن کی خبر براہین احمدیہ میں دی گئی تھی **طاعون** کے ساتھ شروع ہوگا اور اب اسکے پودے لگائے جا رہے ہیں اور عنقریب وہ اپنا پھل لائینگے۔ چنانچہ اس کے بعد جلدی ہی وہ پودے اپنا پھل لائے اور تمام پنجاب اور پھر تمام ہندوستان ان پودوں کے خطرناک پھلوں سے بھر گیا اور دنیا نے قیامت کا نمونہ دیکھا جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اسی اشتہار میں خبر دی تھی کہ ؎

بہ تشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی ——— علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے

طاعون کی نسبت اور بھی تفصیلی الہامات ہیں۔ جن سے خدا تعالیٰ کی قدرت اور اُس کا عالم الغیب ہونا اور خدا تعالیٰ کے مسیح کا اپنے دعوے میں صادق ہونا ثابت ہوتا ہے۔ مگر اس مختصر مضمون میں ان تمام تفصیلات کی گنجائش نہیں۔ اسلئے میں بہت سے الہامات کو چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے اس کلام کا ذکر کرتا ہوں۔ جو ۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود پر نازل ہوا۔ اور وہ وہی وحی الٰہی تھی۔ جو آٹھ سال پہلے فروری ۱۸۹۸ء میں نازل ہو چکی تھی اور جسکو دوبارہ اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا اور وہ وحی الٰہی یہ ہے:۔

اَلْاَمْرَاضُ تُشَاعُ وَالنُّفُوْسُ تُضَاعُ

یعنی بیماریاں پھیلینگی اور جانیں ضائع ہونگی۔ اسی الہام کو دوبارہ نازل فرماکر اللہ تعالےٰ نے یہ بتلایا کہ یہ نہ سمجھو کہ بیماریوں کا سلسلہ ختم ہوگیا بلکہ ابھی تو روزِ اوّل ہے۔ اور جو کچھ پیچھے آنیوالا ہے وہ پہلے سے بھی سخت تر ہے وہ الہام کیا تھا ایک پیش خیمہ تھا بیماری کے سخت ترین حملہ کا چنانچہ اس سے دوسرے سال یعنی ۱۹۰۷ء میں کل ہندوستان میں ایسا خطرناک حملہ طاعون کا ہوا کہ نہ اُس سے قبل ایسا سخت حملہ ہوا تھا اور نہ بعد میں اب تک ہوا ہے۔ چنانچہ اُس سال گیارہ لاکھ چھیاسٹھ ہزار دوسو تئیس انسان طاعون کا لقمہ ہوئے۔ مگر اس الہام کو از سرِ نو نازل فرماکر نہ صرف اللہ تعالےٰ نے طاعون کی آنیوالی شدت کی خبر دی بلکہ امراض کے لفظ سے یہ بھی ظاہر کیا کہ اسی ایک مرض طاعون پر ہی بس نہ سمجھو بلکہ ایک سے زیادہ امراض پھیلینگی جو انسانوں کی ہلاکت کا موجب ہونگی۔ پھر انہی دنوں میں اس مضمون کے مؤیّد دیگر الہامات الٰہی نازل ہوئے۔ چنانچہ ۱۳۔ مارچ ۱۹۰۷ء کو یہ الہام ہوا "یورپ اور دوسرے عیسائی ملکوں میں ایک قسم کی طاعون پھیلیگی جو بہت ہی سخت ہوگی"۔ اُسی دن یہ الہام الٰہی بھی نازل ہوا کہ "ریاست کابل میں قریب پچاسی ہزار آدمی مرینگے"۔ اس سے چند ماہ بعد خدا تعالیٰ کی ایک اور زبردست وحی نازل ہوئی جس کی طرف میں اسوقت ناظرین کی خاص توجہ پھیرنا چاہتا ہوں۔ ۱۰۔ نومبر ۱۹۰۷ء کو خدا تعالیٰ کا کلام مندرجہ ذیل الفاظ میں مسیح موعود پر نازل ہوا:۔

ایک وبا پڑے گی

یہ مختصر الہام جس میں صرف تین لفظ ہیں ایک عظیم الشان اور خطرناک واقعہ کی خبر دیتا تھا۔ جو آج پورے گیارہ سال کے بعد ایسے رنگ میں پورا ہوا کہ تمام دنیا چونک اُٹھی اور تمام اطرافِ عالم میں ایک شورِ محشر برپا ہوگیا۔ یہ الہام گو تار کے لفظوں کی طرح مختصر تھا مگر بڑے ہولناک واقعہ کی خبر دیتا

تھا۔ یہ آسمان سے ایک برقی پیغام تھا جو خدا کے فرستادہ کی طرف ایسے وقت میں بھیجا گیا جبکہ طاعون اپنے شدید ترین حملوں میں مصروف تھی۔ کیونکہ سنہ ۱۹۰۷ء کا سال جس میں کہ یہ الہام نازل ہوا طاعون کے سخت ترین حملوں کا سال تھا۔ ایک طرف طاعون انسانوں کو اس طرح کاٹ رہی ہے جیسا کہ درانتی کھیت کو کاٹتی ہے دوسری طرف خدا تعالیٰ ایک اور پیغام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کہ **ایک وبا پڑیگی**۔ طاعون کے دنوں میں ایک وبا کے پھیلنے کی خبر دینا صاف ظاہر کرتا تھا کہ یہ وبا جو آنیوالی ہے طاعون کی وبا نہیں بلکہ کوئی اور نئی قسم کی وبا پڑیگی جو طاعون سے بالکل جدا ہوگی اور **ایک وبا** کا لفظ بھی اس امر کی طرف اشارہ کرتا تھا کہ وہ کوئی نئی قسم کی وبا ہوگی جو دنیا کی مشہور وباؤں مثلاً طاعون۔ ہیضہ۔ چیچک وغیرہ سے جدا اور نرالی ہوگی کیونکہ الہام میں نکرہ کا صیغہ استعمال کیا گیا تھا جو اس کے غیر معروف اور نرالی قسم کی وبا ہونے پر دلالت کرتا تھا۔ غرض خود الہام کے الفاظ یہ ظاہر کر رہے تھے کہ آنیوالی وبا ر دنیا کی مشہور وباؤں سے الگ کوئی نئی قسم کی وبا ہوگی جس سے دنیا کے لوگ ناآشنا ہیں۔ اگر وہ وبا دنیا کی معلوم وباؤں میں سے کوئی وبا ہوتی تو اسکی نسبت ایک وبا کا لفظ استعمال نہ کیا جاتا بلکہ کسی معیّن لفظ سے اسکو تعبیر کیا جاتا۔ چونکہ اس آنیوالی وبا کے لئے انسانوں کی لغت میں کوئی لفظ مقرر نہ تھا اسلئے الہام الٰہی نے اسکو **ایک وبا** کے نام سے پکارا ہے جو اس امر پر دلالت کرتا تھا کہ یہ کوئی نئی قسم کی وبا ہے۔ اور فن طب کی اصطلاحات یا انسانوں کی لغت میں اسکے لئے کوئی نام مقرر نہیں اسلئے وحی الٰہی میں بھی اسکے لئے کوئی نام مقرر نہیں کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود نے انہی دنوں میں ایک مذہبی کانفرنس کے لئے جو لاہور میں ۳۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۷ء کو منعقد ہوئی ایک مضمون لکھا جسکو طبع کرانے کے بعد آپنے حضرت مولوی نورالدین صاحب رضؓ کے ہاتھ لاہور میں بھیجا اور جس کو حضرت مولوی صاحب موصوف نے ہزارہا انسانوں

کے مجمع میں جس میں مختلف مذاہب کے پیرو موجود تھے پڑھکر سنایا۔ اس مضمون کو بعد میں آپ نے اپنی کتاب چشمۂ معرفت کے ساتھ شائع کیا۔ اس میں آپ نے ایک عظیم الشان پیشگوئی کا اعلان فرمایا۔ صفحہ ۲۸ پر طاعون کا ذکر کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں :-

"خدا کا وعدہ ہے کہ ایک نئی وبا بھی جس سے اس ملک کے لوگ ناواقف ہیں اس ملک میں پھیل جائیگی اور انسان حیرت میں پڑینگے کہ کیا ہونا چاہتا ہے سو خدا فرماتا ہے کہ میں قوموں کو جو ہنسی ٹھٹھے اور توہین و تکذیب میں مشغول ہیں اور سخت دل ہیں ایسا ہی دکھاؤں گا اور اپنے بندوں کو جن کی قسمت میں ایمان مقدر ہے ان جلالی معجزات کے ساتھ ہدایت دوں گا"

آپ اسی مضمون کے صفحہ ۳۳ پر اسی پیشگوئی کا دوبارہ اعلان فرماتے ہیں۔ آپ طاعون۔ اور زلزلوں وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

"میں نے ان آفات کے نام و نشان سے پچیس برس پہلے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں ان حوادث کی خبروں کو بطور پیشگوئی شائع کر دیا تھا کہ یہ آفتیں آنیوالی ہیں۔ سو وہ تمام آفات آگئیں اور ابھی بس نہیں بلکہ آنیوالی آفات ان آفات سے بہت زیادہ ہیں اور بعض نئی وبائیں بھی ہیں جو پہلے اس سے کبھی اس ملک میں ظاہر نہیں ہوئیں اور وہ ڈرانے والی اور وہشت ناک ہیں"

دیکھو یہ پیشگوئی کیسی صفائی کے ساتھ پوری ہوئی۔ آپ نے خدا سے علم پاکر مندرجہ ذیل باتوں کا اعلان فرمایا۔

(۱) ایک نئی وبا اس ملک میں پھیل جائیگی جس سے اس ملک کے لوگ ناآشنا ہونگے
(۲) اس وبا کو دیکھ کر انسان حیرت میں پڑینگے کہ کیا ہونا چاہتا ہے۔
(۳) وہ ڈرانے والی اور دہشت ناک ہوگی۔

یہ امر کہ یہ پیشگوئی کیسی صفائی سے پوری ہوئی محتاج بیان نہیں۔ جو کچھ آج سے گیارہ سال قبل حضرت مسیح موعودؑ نے بیان فرمایا وہ ہم سب نے لفظ بہ لفظ پورا ہوتے ہوئے دیکھ لیا ہے اور ناظرین میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوگا جو اس بات سے انکار کر سکے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کا ایک ایک لفظ نہایت صفائی سے پورا ہو گیا ہے۔ ہم سب نے دیکھ لیا کہ ایک خطرناک وبا گزشتہ دنوں میں تمام ہندوستان میں پھیل گئی اور وہ فی الواقعہ ایسی تھی کہ اس ملک کے لوگ اس سے ناواقف تھے اور اُس نے سچ مچ انسانوں کو حیرت میں ڈالدیا کہ کیا ہونا چاہتا ہے۔ یہ ایسا بیّن نشان ہے کہ دشمن بھی ان واقعات کی سچائی کو قبول کرنیکے لئے مجبور ہو گئے ہیں چنانچہ ہم ذیل میں بعض مخالفان سلسلہ کی تحریری شہادت اس بیماری کے متعلق نقل کرتے ہیں اور ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ خود ہی انصاف سے فیصلہ کریں کہ کیا حضرت مسیح موعودؑ کی اس پیشگوئی کے سچّا ہونے میں ذرا بھی شک ہو سکتا ہے؟ یہ پیشگوئی آریہ سماج کی مذہبی کانفرنس میں علی الاعلان سُنائی گئی تھی۔ اسلئے مَیں یہاں ایک آریہ سماجی اخبار کی شہادت جو اُس نے اس بیماری کی نسبت دی ہے نقل کرتا ہوں۔ آریہ گزٹ کا ایڈیٹر ۲۴۔ اکتوبر کے پرچہ میں لکھتا ہے:-

"پہلے پلیگ کا نام مہاماری تھا لیکن اب پلیگ کے بھائی انفلوئنزا کو کیا کہیں یہ تو اس سے بھی بڑھ گیا ہے۔ بمبئی۔ پونا۔ کراچی اور انکے گردونواح میں گھروں کے گھر اُجڑ گئے ہیں × × × بمبئی شہر میں صرف ۱۵ دنوں کے اندر ۸ ہزار سے زیادہ موتیں ہو گئیں۔ مدراس میں بھی ایسی ہی تباہی مچائی۔ اب تو کوئی صوبہ۔ کوئی شہر۔ کوئی قصبہ۔ کوئی گاؤں اور کوئی جھونپڑی ایسی نہیں جو اس مہاماری کی زد سے بچی ہو۔

جو نظارے موت کے آجکل دیکھنے میں آ رہے ہیں انہیں دیکھکر معمولی دل والے ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے دل گردہ کے مالک دہل جاتے ہیں۔ اور کہہ اُٹھتے ہیں کہ یہ پرماتما کیا کر رہا ہے۔ کتنا ظلم ہو رہا ہے۔ کتنی مصیبت آ رہی ہے۔ لیکن

وہ یہ نہیں دیکھتے کہ دنیا اور دنیا کے لوگ کس قسم کے کرم کر رہے ہیں۔"

یہ شہادت تو اُس قوم کے ایک اخبار کی ہے جسکو سب سے پہلے یہ پیشگوئی لاہور مذہبی کانفرنس میں ایک عظیم الشان جلسے کیوقت علی الاعلان حضرت مسیح موعودؑ کی طرف سے حضرت مولوی نورالدین رضؓ صاحب مرحوم نے سنائی اور امید ہے کہ اب بھی اُنکے جلسہ کے کاغذات میں وہ مضمون محفوظ ہوگا۔ اس اخبار کا ایڈیٹر کھلے الفاظ میں اس وبا کے ہولناک اور دہشت ناک ہونے کا اقرار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ "صرف معمولی دل والے ہی نہیں بلکہ بڑے بڑے دل و گردہ کے مالک دہل جاتے ہیں" ان الفاظ سے حضرت مسیح موعودؑ کی پشگوئی کے ان الفاظ کی تصدیق ہوتی ہے کہ وہ "ڈرانیوالی اور دہشتناک" ہوگی ؛

پھر ایڈیٹر اخبار مذکور کہتا ہے کہ بڑے بڑے دل گردہ کے مالک "کہہ اُٹھتے ہیں کہ یہ پرماتما کیا کر رہا ہے ....کتنی مصیبت آرہی ہے۔ ان الفاظ میں ایڈیٹر اخبار حضرت مسیح موعودؑ کے ان الفاظ کی تصدیق کرتا ہے کہ "انسان حیرت میں پڑینگے کہ کیا ہونا چاہتا ہے"

اب ہم ایک اور دشمن سلسلہ یعنی ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر کی شہادت نقل کرتے ہیں جو آجکل غالباً تمام غیر احمدی دشمنان سلسلہ میں سے اوّل نمبر پر ہے۔ دیکھو اُسکی شہادت کس طرح حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی کی تصدیق کرتی ہے۔ وہ ۲۵ اکتوبر کے پرچہ میں اس وبا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

"خدا کے غضب کی تلوار بہت زور سے چمک رہی ہے ... اللہ اکبر۔ ایک طرف جنگ کی بلا ہے جس کا اثر تمام دنیا میں عموماً اور ہندوستان میں خصوصاً سخت مہلک ہو رہا ہے دوسری طرف بیکاری اور بے روزگاری نے عوام کو تباہ کر دیا ہے۔ تیسری طرف قحط بلائے عام کی طرح مسلّط ہے۔ چوتھی طرف سے بیماری کا مہلک حملہ۔

"قرآن مجید میں پہلی قوموں کی ہلاکت کا ذکر اسی طرح کیا ہے :-

وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ○

(پ ۱۸ ع ۴)

کی طرف جھکنے کی توفیق نہیں ملی۔"

"اس بخار کو انگریزی میں وار فیور کہتے ہیں جسکا ترجمہ جنگی بخار ہے۔ جنگی بخار کیوں کہتے ہیں۔ شائد اسوجہ سے کہ در اصل اسکی ابتدا میدان جنگ سے ہوئی ہے۔ جہاں فریقین کی طرف سے زہریلی آتشبازی سے ہوا میں سمیت پیدا ہوگئی پھر وہ آہستہ آہستہ بذریعہ تموّج کے سارے ملک میں بلکہ ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اس بخار کی بابت ڈاکٹر اقراری ہیں کہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں۔ ۱۳۔ اکتوبر کو .... ایک مجلس ہوئی جس کے صدر رسول سرجن کرنل سمتھ صاحب تھے۔ کرنل صاحب نے پہلے ہی یہ سوال اٹھایا کہ یہ بخار کیا ہے۔ خود صاف کہا کہ ہمیں اسکی حقیقت معلوم نہیں ہوئی۔"

مندرجہ بالا اقتباس سے ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری صاف طور پر اقرار کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں دنیا پر ایک قسم کا نہیں بلکہ کئی قسم کے عذاب نازل ہوئے ہیں اور بخار کی وبا جو انہی دنوں میں نہ صرف کل ہندوستان میں بلکہ کل دنیا میں پھیل گئی ایک ایسا ہی عام عذاب ہے جیسا کہ گذشتہ زمانوں میں انبیاءؑ کے وقت میں نازل ہوئے۔ اور کہ یہ ایک ایسی بیماری ہے جس سے اس ملک کے لوگ کیا خود ڈاکٹر ناواقف ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب اقرار کرتے ہیں کہ یہ بیماری "خدا کے غضب کی ایک تلوار ہے جو بہت زور سے چمک رہی ہے۔" غرض دشمن بھی اس بات کا اقرار کر رہے ہیں کہ جن واقعات کا حضرت مسیح موعودؑ نے آج سے گیارہ سال پہلے اعلان فرمایا تھا وہ لفظ بہ لفظ پورا ہو گیا۔ کیا اس سے بھی زیادہ بیّن نشان ہو سکتا ہے کہ دشمن بھی اقرار کرنے پر مجبور ہو جاوے کہ جن باتوں کی قبل از وقت خبر دی گئی تھی وہ لفظ بہ لفظ پوری ہو گئیں۔ کیا کوئی شخص ہے جو اس بات کا انکار کر سکے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی یہ پیشگوئی نہایت ہی ہیبت ناک رنگ میں جیسا کہ آپ نے گیارہ سال پہلے خبر دی تھی پوری ہو گئی۔ کیا کسی انسان کے اختیار میں تھا کہ ایسی ہولناک وباء اور ایسے قہری حادثہ کی اتنے سال پہلے خبر دے اور وہ ہو بہو پوری ہو۔ ہر ایک انصاف پسند انسان اس بات کا ضرور اقرار کرے گا کہ فی الواقعہ اتنے سال پہلے اس ہولناک وبا کی خبر دینا واقعی

کسی انسان کی طاقت میں نہیں تھا بجز اسکے کہ خدائے عالم الغیب کی طرف سے اسکو خبر دی جائے۔ پس یہ ایک نہایت ہی بیّن نشان ہے جو پورا ہوا اور ہم امید کرتے ہیں کہ یہ نشان بہت سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہوگا۔ معزز ناظرین! کیا یہ عجیب بات نہیں کہ ایک شخص آج سے قریباً ۴۰ سال پہلے خبر دے کہ لوگوں میں وبائیں پھیلینگی اور انکے ذریعے سے اس کا سلسلہ ترقی کریگا۔ اور پھر جب ان وباؤں میں سے ایک وبا کے پیدا ہونیکا وقت آجائے تو اسکے پھیلنے سے پہلے وہ پھر دوبارہ خبر دے کہ اب فلاں بیماری ملک میں پھیلیگی اور جب وہ بیماری ابھی اپنے حملوں میں مصروف ہو تو وہ خبر دے کہ ابھی اسپر بس نہیں بلکہ ایک اور وبا اس ملک میں پھیلیگی جو نہایت ہی دہشت ناک ہوگی اور لوگ حیرت سے کہینگے کہ یہ کیا ہونیوالا ہے اور وہ وبا بھی ایسی ہوگی کہ اس ملک کے لوگ اس سے واقف نہیں ہونگے اور یہ سب باتیں ہو بہو پوری ہو جاویں۔ کیا ایسے بیّن نشانوں کے دیکھنے کے بعد تمہارا فرض نہیں کہ تم اسکی صداقت کا اقرار کرو اور اسکو قبول کرو اگر اب بھی تم اس کو قبول نہ کروگے تو خدا تعالیٰ کی حجت تم پر پوری ہو چکی ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک تم ضرور جواب دہ ہوگے۔

اور دوستو! کیا یہ اس سے بھی عجیب تر نہیں کہ وہ نہ صرف وباؤں کی نسبت آج سے چالیس سال پہلے خبر دی بلکہ اور بھی خطرناک حادثات کی بھی اسی طرح خبر دے اور اسکی پیشگوئیوں کے مطابق تمام واقعات ظاہر ہوں جیسا وباؤں کی نسبت اُس نے آج سے ۴۰ سال پہلے خبر دی اور پھر تفصیل کے ساتھ ہر وبا کے ظہور سے پہلے اسکی خبر دیتا رہا ایسا ہی زلزلوں کی نسبت اس نے کیا اور ایسا ہی اور واقعات کی نسبت اس نے قبل از وقت خبر دی اور ہر ایک بات اسکی منہاج نبوت کے رو سے پوری ہوئی۔ پس اگر آج تم اسکو قبول نہ کرو تو یاد رکھو کہ اگر تم پہلے نبیوں کے وقت میں ہوتے تو انکو بھی قبول نہ کرتے اور تم خدا کے مرسل کا انکار کرکے خدا کے نزدیک ایسے ہی قابل مواخذہ ہو جیسا کہ پہلے نبیوں کے منکر قابل مواخذہ ہوئے

منکر قابل مواخذہ ہوئے ۔

اور مسلمان کہلاتے والوں سے خصوصیت کیساتھ پوچھتا ہوں کہ قرآن شریف میں لکھا ہے کہ ہم عام عذاب نہیں بھیجا کرتے جب تک کہ پہلے رسول کو نہ بھیج لیں۔ اب تمہارے لئے دو راہوں میں سے صرف ایک ہی راہ کھلی ہے یا تو مسیح موعودؑ کو قبول کرو ورنہ قرآن شریف سے انکار کرو۔ تم اس سے ہرگز انکار نہیں کر سکتے کہ تمام روئے زمین پر غیر معمولی عذاب نازل ہو رہے ہیں پس یا تو مسیح موعودؑ کو قبول کرو ورنہ کہو کہ قرآن شریف کا یہ کہنا درست نہیں کہ ایسے عام عذابوں سے پہلے کسی رسول کا آنا ضروری ہے۔ اگر تم قرآن شریف کو مانتے ہو تو حضرت مسیح موعودؑ کو بھی قبول کرو ورنہ تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے کہ ہم قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں۔ اور تم خدا کے نزدیک ایسی ہی مواخذہ کے لائق ہو جیسا کہ قرآن شریف کے دوسرے منکر۔ اور صرف مسلمانوں پر ہی حجت پوری نہیں ہوئی بلکہ جیسا مسلمانوں پر اتمام حجت ہوا ہے ایسا ہی عیسائی صاحبان۔ ہندو صاحبان۔ سکھ صاحبان۔ بدھ اور پارسی صاحبان پر بھی اتمام حجّت ہو چکا ہے۔ ان سب کی مقدس کتابوں میں آخری زمانہ کے مرسل کے آنے کی خبر دی گئی تھی۔ وہ آخری زمانہ کا مرسل آچکا اور اُسکی صداقت کے بیّن ثبوت تمام دنیا دیکھ چکی ہے پس تمام مذاہب کے پیروؤں کا فرض ہے کہ وہ اس زمانہ کے اوتار کو قبول کریں ورنہ وہ بھی مسلمانوں کی طرح پوچھے جائینگے۔ ایسا ہی ہر ایک شخص جو کسی صداقت کا قائل ہے اُس کا فرض ہے کہ ایسے کھلے کھلے اور زبردست نشانوں کے مشاہدہ کے بعد خدا کے مرسل کو قبول کرے ورنہ وہ بھی اپنے خدا کے نزدیک ملزم ہوگا۔ ایسا ہی وہ لوگ جو خدا کی ہستی اور رسولوں کی صداقت کے منکر ہیں وہ بھی آج الزام کے نیچے ہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کی ہستی کے جیسے زبردست نشان آج کل دیکھے جا رہے ہیں کسی نسل انسان نے کم ہی دیکھے ہونگے خدا نے کیا ہی سچ فرمایا۔ کہ:۔

"دُنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا"۔ وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

[illegible]

(مطبع میگزین قادیان میں باہتمام شیخ محمد نصیب پرنٹر و پبلشر طبع ہوا)

حضرت میر حامد شاہ صاحب مرحوم و مغفور

احمدی جماعت اس افسوسناک خبر کو نہایت رنج کے ساتھ سُنے گی کہ حضرت مسیح موعودؑ کے نہایت ہی پُرانے خادم اور سلسلہ کے قابل فخر رکن حضرت میر حامد شاہ صاحب ۱۵- نومبر کی رات کو ۳ بجے کے قریب اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے- اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ٥- اور آپ کا تمام وجود اخلاص اور ایمان کی خوشبو سے معمور تھا آپکی روحانی پاکیزگی اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی پر آپکے شیدا ہونے کے ثبوت میں صرف اُنکی وفات کے حالات ہی کافی روشنی ڈال رہے ہیں- آپنے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت یابی کیلئے بہت دعائیں کیں آخر ایکدن اپنے گھر میں کہنے لگے کہ میں نے حضرت صاحب کے لئے بہت دعا کی ہے مگر ابھی تک حضرت صاحب کی صحت یابی کی خبر نہیں آئی معلوم ہوتا ہے کہ پورا اضطراب دعا میں پیدا نہیں ہوا- یہ کہکر ننگے سر اور ننگے پاؤں اپنے مکان کی چھت پر چڑھ گئے اور سجدہ میں گر گئے- اور خدا ہی جانتا ہے کہ کیا کیا دعائیں کیں اور کس اضطراب سے آخر جب دل کو دعا کی قبولیت کے متعلق اطمینان حاصل ہوا اُسوقت سجدہ سے سر اُٹھایا- مگر اُسی وقت سے کندھے میں درد پیدا ہو گیا- وفات کی رات کی شام کو ایک دعوت میں فرمایا: "جی چاہتا ہے کہ بہت جلد محبوب حقیقی سے وصال ہو- اسکا ایک ہی ذریعہ ہے- موت- میں تو اس سے نہ ہی ڈرتا ہوں نہ گھبراتا ہوں- البتہ اسکو طبیعت نہیں چاہتی- کہ لمبی تکالیف اُٹھا کر موت ہو" رات کو حسب معمول تہجد کے لئے اُٹھے اور تہجد کے بعد پھر شانہ کی درد کی شکایت کی- اور اُسی وقت دل کی حرکت کے بند ہو جانے سے ایکدم میں دم رخصت ہوا- اللہ تعالیٰ انکے پس ماندگان کا حامی اور حافظ ہو اور اپنے مکرم بزرگ کے نمونہ پر چلنے کی اُنکو توفیق بخشے- احباب حضرت میر صاحب مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھیں ؎

ایک عظیم الشان جلالی نشان

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت جو مضمون رسالہ ہذا میں شائع ہوا ہے- وہ عام اشاعت کے لئے الگ بھی شائع کیا گیا ہے- احباب منگوا کر غیر احمدیوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں میں تقسیم کریں-

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۲۷

Digitized by Khilafat Library

مطبع میگزین قادیان میں باہتمام شیخ محمد نصیب پرنٹر و پبلشر صدر انجمن احمدیہ
سے چھپ کر شائع ہوا